لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

۱۰۱۶

دبدبۂ سکندری

ریاست رامپور

محمد [illegible] خان

اڈیٹر
محمد فضل حسن صابری
سب اڈیٹر
منشی صابر حسین قادری

چیف روحانی
حضرت شاہ [illegible]
صاحب [illegible]
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

جلد [illegible] نمبر ۱۵

دال بابین وقائع [illegible] سطوت شاہ [illegible] سکندری	گشت [illegible] شہرہ شہر دور [illegible]	مکر رئیس رامپور [illegible] [illegible]

اشتہار ضوابط اخبار دبدبۂ سکندری رامپور

بفضل خالق کون ومکان وطفیل حضرت خاتم پیغمبران صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ ہفتہ وار اخبار ہر دوشنبہ ۲۶ سال سے ریاست رامپور (ممالک متحدہ) میں شائع پذیر ہوتا ہے جس میں اول اقوال بزرگان دین وملت پھر نامہ نگاران کے مراسلات اور رنگ عالم میں جسے ملا رعایا گورنمنٹ خوشگوار تعلقات پیدا ہوں پھر انگریزی اخبارات کے دلچسپ ترجمے اور تازہ خبریں شائع ہوتی ہیں۔

(۲) قیمت اسکی چار درجات پر منقسم ہے (ا) جلیل القدر والیان ریاست [illegible] مبلغ اپنی قدردانی سے جو عطا فرمائیں (ب) امرائے ملک سے سالانہ پیشگی ۲۰ اور ۳۰ (ج) قدردان شائقین سے سالانہ پیشگی مبلغ [illegible] اور بابعد [illegible] (د) حضرات سادات کرام وفقرائے عظام وکم استطاعت طلبا کو خاص رعایت دیجاتی ہے۔

(۳) یہ اخبار بعض خاص صورتوں میں بامید خریداری ارباب ہمت وشناسیر عظام کے نام بلا درخواست بھی بھیجا جاتا ہے جنکو خریداری منظور ہو اخبار [illegible] منظور ہونے پر [illegible] نامنظوری عدم ترسیل اخبار کی اطلاع دیں ورنہ [illegible] ترسیل زر بنام خاکسار محمد فضل حسن خان صابری فاروقی اڈیٹر ومنیجر ہونی چاہئے (۵) جو صاحب اخبار نہ خریدنا چاہیں واپسی کیساتھ بقایا قیمت اخبار [illegible]

[illegible] انکو خلاصہ [illegible] اخبار [illegible] شکایات [illegible] قیمت اخبار [illegible] [illegible] میں جو [illegible] مستحق ہو [illegible] سو روپیہ [illegible] (۹) [illegible] اشتہار [illegible] اشاعت کیساتھ مشتہر ہو سکتے ہیں [illegible] سطر کالم اخبار کے [illegible] [illegible] جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ لکھئے۔

نرخنامہ اشتہارات تجارتی اخبار دبدبۂ سکندری رامپور اسٹیٹ

پورا صفحہ	ایک کالم	نصف کالم	چہارم کالم	مدت طبع
[illegible]	[illegible]	صرر	سے ر	ایک ماہ
[illegible]	[illegible]	سے ر	للعہ ر	دو ماہ
للوعہ	[illegible]	سے ر	صرر	تین ماہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	چھ ماہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایک سال

پرچہ اشاعت ہر مشتہر کو بلا قیمت ملے گا۔ منیجر

[illegible]

دبدبۂ سکندری رامپور

یوم مبارک دوشنبہ

۱۳ ذوالحجہ ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۳ جون ۱۹۲۷ء

چند دینی باتیں

مسلمانوں کی مذہبی زندگی اور انکا اخلاق دو چیزیں ہیں۔ جتنا جتنا عہد رسالت کو بعد ہوتا جاتا ہے اتنا اتنا کمزور ہوتا جاتا ہے۔ پہلے زمانہ کے مسلمان مجموعہ حسنات و مکارم و برکات ہوتے تھے۔ اب ہم مجموعہ سیئات اور مجموعہ خرافات نظر آتے ہیں۔ پہلے مسلمان اگر خطائیں کرتے تھے تو خدا سے ڈرتے تھے اب گناہ کرتے ہیں اور شرم و خوف نام کو پاس نہیں پھٹکتے یہی وجہ ہے کہ انکی مذہبی زندگی قابل وقعت نہیں رہی۔ انکا اخلاق و روحانیت مجموعہ سیئات ہے۔

ایک معمولی بات ہے کہ شارع علیہ السلام نے حکم [illegible] مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت پڑھ لو بیٹھنے سے پہلے۔ مگر شہر کی بڑی بڑی مساجد میں بیٹھ کر اندازہ کیجئے کہ فی صدی دس مسلمان بھی ایسے نہ نکلیں گے جو اس حکم پر نظر رکھتے ہوں۔ اور سنئے حکم ہے کہ جب دو مسلمان باہم ملیں تو ایک دوسرے سے السلام علیکم اور وعلیکم السلام کہکر کلام کریں۔ پہلے السلام علیکم کو مجبوراً چھوڑا۔ اب بندگی، تسلیمات، کو شروع کیا۔ پھر بھی ما شاء اللہ غنیمت ہے مگر ترقی کا بھلا ہو کہ اسے بھی اٹھادیا۔ آجکل کے اکثر مسلمانوں میں سلام شروع ہوا اللہ اسے جو فائدہ کا تھا۔ ہو اگر عوام تو عوام خاص پڑھے لکھے ذی استعداد و بزرگوں نے ہاتھ اٹھانا شروع کردیا۔ آپ مشکل سے دس مسلمان ایسے دیکھینگے جو بیٹھے ہاتھ کے اشارے سے سلام کرتے ہوں۔ مسلمانوں یہ باتیں تمہاری مذہبی زندگی کے دامن پر ایک بدنما دھبہ لگاتی ہیں۔ اسکی ضرورت نہیں کہ بیٹھے یا سیدھے ہاتھوں کے اشارے سے سلام کرو۔ سیدھی سادی بات ہو کہ السلام علیکم کہا اور مخاطب کو دعا کے مستحق بنگئے ہاتھوں کو اشارے کی تمیز دنیا ایک بے معنی بے اصل فعل ہے اور مسلمانوں کو اس سے احتراز کا حکم ہے۔

ایک دوسری مصیبت مسلمانوں کے لئے یہ ہے کہ گناہ کرکے شرماتے اور خوف کھاتے تھے ایک یہ زمانہ ہے کہ اپنے گناہوں کو فخر و مباہات سے یاروں دوستوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ ہر مسلمانوں کو سن لینا چاہئے کہ اپنے گناہوں کی پردہ دری اعلانیہ جائز نہیں ہے۔ نہ اسکی اجازت ہے کہ جو گناہ بعض لوگ خفی طور پر کرتے ہوں وہ لوگوں پر ظاہر کرتے پھریں اسکی ممانعت واضح آئی ہے۔ کیونکہ اس سے گناہ کرنے کی جرات پیدا ہوتی ہے اور دوسروں کو بھی گناہ کی ترغیب ہوتی ہے۔ ستر اللہ (دل) کی ایک خاص صفت ستاری ہے اگر آپ خفیہ طور پر گناہ کے مرتکب ہوئے جسکی صرف خدائے ستار واقف ہے تو آپکی تصریح و ستاری ہے وہ ستار و غفار نے اپنی اس صفت خاص کا ظہور فرمایا کہ آپکو معاف فرما دیگا اور حشر کے دن آپکو رسوا ہونے سے بچالیگا۔ اور اگر اپنے گناہوں کو خود اپنی زبان سے دوسروں پر ظاہر کردیا ہو تو آپ خود اپنے پیروں کلہاڑی مارتے ہو اور اپنے گناہوں کا تماشا پیدا کرلیا ہے۔ قیامت کے دن وہ آپکے گناہ کے ثبوت کے طور پر پیش ہوگا۔ جب گناہ و جرم کا ثبوت بہم پہنچگیا تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ بادشاہ عادل کے عدل و انصاف کا یہ تقاضا ہوگا کہ وہ فرد قرارداد جرم سنادے اسلئے میں کہتا ہوں کہ اول تو مسلمانوں کو گناہوں سے بچنا چاہئے اور بتقاضائے بشریت کوئی گناہ سرزد ہو تو اسکا اعلان نہ کیجئے۔

مسلمانوں میں کم و بیش ایسے لوگ بھی بہت نظر آتے ہیں جو اپنے کو اچھا کی کوشش میں اپنے کو برا بھی ظاہر کرتے ہیں۔ یہ ہرگز نہ چاہئے۔ بخاری میں روایت ہے کہ ایک مرتبہ ام المومنین بی بی صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور کی شب میں ملاقات ہوئی حضور باتیں کرتے ہوئے کھڑے ہوگئے بعض صحابہ [illegible] وہاں سے گزرے حضور نے فرمایا کہ یہ صفیہ ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ بھی کسی کو بدگمانی ہوگی۔ مگر آپ رات کی تاریکی میں نامحرم عورت کا یقین کیجئے آپ نے فرمایا کہ یہ جز بدگمانی کا باعث ہوسکتا اس سے مسلمان کو دور رہنا چاہئے اور یہ بات وجہ بدگمانی ہوسکتی تھی اسلئے میں نے شک کو دور کیا اور اسکی تعلیم دینا مناسب جانا تاکہ لوگ زمین پر خدا کی طرف سے شاہد ہیں۔

ایک شخص حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کی نماز پڑھنے جا رہے تھے بغلی لوگوں کو دیکھا کہ نماز پڑھکر چلے آرہے ہیں حضرت حذیفہ چھپ رہے تاکہ یہ لوگ آپکو دیکھ لیں تو لوگوں کو معلوم نہ ہو اور لوگ آپکے ساتھ بدگمان نہ ہوں کہ جمعہ میں شریک نہ ہوتا گناہ ہے۔

کسی صحابی نے آکر حضور سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ حضور میں نے فلاں فلاں گناہ کئے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تو خود چھپائے رکھتا تو اللہ بھی روز قیامت تیری پردہ پوشی فرماتا یاد رکھو کہ صاحب کی طرح اپنے گناہوں کو ادھر ادھر کسی کے سامنے ظاہر نہ کیا کرو۔ ایک شخص نے کہا جناب اگر کسی سے یہ کہنا چاہئے کہ میں شریف ہوں نہ یہ ظاہر کرنا چاہئے کہ میں پرہیزگار ہوں کیونکہ خود کو بہتر کہا۔

ثابت کریگا تو صریح جھوٹ اور فریب دہی ہوگی اور اگر وہ خود کو پرہیزگار ظاہر نہ کرے اور اپنی شرابخواری کا بھی اعلان نہ کرے تو یہ کوئی ضرر نہیں کہ لوگ اسے پرہیزگار سمجھیں بلکہ صرف اتنا ہوگا کہ لوگوں کو اسکی شرابخواری کا علم نہ ہوگا ایسی صورت میں کچھ نہ کہنے سے وہ دونوں گناہوں سے بچ جائیگا اور یہ بات تو نہایت ہی بری ہے کہ کوئی شخص دوسروں کے سامنے تو نماز بہت اچھی پڑھے اور تنہائی میں آکر نہ پڑھے یہ سراسر ریا اور فریب ہے کہ لوگ یہ جانیں کہ میاں صاحب خدا کے ساتھ بہت اخلاص اور خشوع و خضوع رکھتے ہیں۔ جاہ کا طلب کرنا بالکل حرام ہے جسطرح کہ دوسرے کا مال مکر و فریب سے لینا ناجائز ہے اسیطرح دوسرے کا دل بھی مکر و فریب سے حاصل کرنا بالکل ناجائز ہے کیونکہ دلوں کی ملکیت بہ نسبت مال کی ملکیت کے بہت زیادہ ہے۔

دار الریاست مصطفیٰ آباد عرف رامپور

بتقریب یوم مبارک جشن نوروز مطابق ۱۰ جون یوم جمعہ کو شام کے ۵ بجے تہنیت جشن مبارک میں توپخانہ سے سلامی کی توپیں سر ہوئیں۔ اور عام تعطیل رہی۔

عید الضحیٰ ۱۱- جون یوم شنبہ کو بالاتفاق تمام مسلمانوں نے نماز صبح کے سات بجے عیدگاہ اور ساڑھے سات بجے جامع مسجد میں اور ہر محلہ کی مساجد میں دوگانے پڑھے گئے۔ اور اسیوقت سے قربانیاں شروع ہو گئیں جو آج ختم ہو رہی ہیں۔ مسلمانوں کی عام حالت یہ ہے کہ وہ شیرازہ بندی کے فلسفہ سے بے خبر ہیں اور دولت اتفاق سے محروم ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ہر جگہ دھڑا بندی اور نفاق کے زہریلے جراثیم پیدا ہو رہے ہیں اور مسلمان جہان دیکھئے وہاں پیچھے ہٹتے چلے جاتے ہیں ایک عید ہی کے مسئلہ کو لے لیجئے۔ عید مسلمانوں کو ایک جگہ جمع کرنا چاہتی ہے مگر یہ ایک جگہ جمع نہیں ہوتے حتیٰ کہ ہمیشہ اسپر زور دیا ہے کہ مسلمان عیدگاہ میں دوگانہ ادا کیا کریں لیکن مسلمان نہیں جانتے کہ اس اجتماع میں جانا کس اسلامی شان کا مظاہرہ کرتا ہے۔ حضور شارع کی عید کیلئے توجہ ضروری ہے کہ ہم سب ایک جگہ جمع ہوں اور جمعہ ہر محلہ کی جماعت کرے۔ حج کی رسم بھی تمام عالم کے مسلمانوں کو ایک جگہ اکٹھا کرتی ہے مگر مسلمان اس دینی اہمیت کو محسوس نہیں کرتے اور عیدگاہ میں بہت معمولی تعداد میں مسلمان جمع ہوتے ہیں۔ المختصر عید کی نماز جہاں پڑھی گئی وہاں درباری حضرات قلعہ معلی کے حامد منزل باغیچہ میں جمع ہو رہے تھے کہ ٹھیک نہایت تجمل و احتشام کے ساتھ **اعلیٰحضرت بندگان حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم** رونق افروز دربار ہوئے تمام حاضرین دربار نے مراسم تعظیم بجا لائے۔ جب بندگان عالی خلد اللہ ملکہ نے اپنی کرسی زرنگار پر جلوہ فرمایا تو عالیجناب فخر مجسم **صاحبزادہ محمد عبدالصمد خانصاحب بہادر** کے سی آئی ای چیف منسٹر گورنمنٹ رامپور نے آداب شاہی بجا لاکر افتتاح دربار کی اجازت حاصل کی۔ دربار عالی برخاست اول عالیجناب مرشدزادۂ آفاق **عالیجاہ حضور نواب سید رضا علیخانصاحب بہادر ولیعہد** دام اقبالہ نے نذر پیش کی۔ یہ دلچسپ رسم بھی دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی کہ اعلیٰحضرت حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم کے نبیرۂ عالی قدر یعنی جناب **صاحبزادہ سید مرتضیٰ علیخانصاحب بہادر** طال اللہ عمرہ صاحبزادۂ نامدار عالیجناب مرشدزادۂ آفاق **عالیجاہ حضور نواب ولیعہد بہادر** دام اقبالہ نے اپنی کی گود میں ننھے ننھے ہاتھوں سے آداب بجا لاکر اپنے جد امجد حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم کو نذر پیش کی۔ اسکے بعد اعلیٰحضرت حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم مراجعت فرمائے محلات ہوئے۔ وہم آمد و رفت توپخانہ سے توپوں کی سلامی سر ہوئی حسب معمول قدیم ایک عمارت سجا دیا گیا۔ دربار ہال میں بندگان عالی خلد اللہ ملکہ کی مراجعت پر تمام حضار دربار کی نذریں عالیجناب مرشدزادۂ آفاق **عالیجاہ حضور نواب ولیعہد بہادر** دام اقبالہ نے قبول فرمائیں اور بعد اختتام کارروائی دربار پر شوکت طریقے سے حضور انور کی سواری واپس چلی گئی اور دربار عیدالضحیٰ مع الخیر ختم ہوا۔

اسی روز صبح سے بازاروں اور [illegible] سیلی کے میلہ کی چہل پہل شروع ہو گئی صفدر گنج، نصر اللہ خان، کاروان سرائے کے بازاروں کی دوکانیں خوب سجائی گئیں تھیں۔ جشن سیلی کا میلہ بنی خانے اور [illegible] سیلی والی سڑک پر بسر ہوتی ہے [illegible] عالی عالیجناب مرشدزادۂ آفاق عالیجاہ **حضور نواب ولیعہد بہادر** دام اقبالہم شاندار ترقیئے اور خاص اہتمام سے پہلی بار لگایا گیا ہے۔ تمام بازار جامع مسجد کے مشرقی حصہ [illegible] شاہ آباد دروازہ کے قریب تک جھنڈیوں اور بیرقوں اور مصنوعی خوشنما دروازوں سے سجائے گئے تھے۔ جنپر نوبت بجائی جاتی تھی جہانتک دیکھا ایک چھوٹا سا میلہ ہر قسم کی دوکانوں اور ہر قسم کی ضروریات سے مرتب تھا اسکا حسن تہذیب اور مکمل اہتمام زبان حال سے بتا رہا تھا کہ سب ہمارے ہونہار ذی اقبال مرشدزادۂ آفاق عالیجاہ **حضور نواب ولیعہد بہادر** دام اقبالہ کی جانب توجہ کی بدولت ہے اور عالیجناب لفٹنٹ کرنل **محمد سعید اللہ خانصاحب بہادر ملٹری سکرٹری** اور جناب صاحبزادہ **سید اخلاق حسین خانصاحب بہادر** مہتمم انتظام نے جو خاص جد وجہد اسکے کامیاب بنانے میں کی ہے اور اسکو بھی میلہ کی کامیابی میں بڑا دخل ہے۔ اسقدر مجمع صبح سے شام اور شام [illegible]

جمعہ ۱ جون سے ۱۰ جون تک ہوتا رہا اور بہت اوقات راستہ چلنا دشوار ہو جاتا تھا ہر طبقہ کے لوگ اس میلہ میں دیکھے گئے [illegible] کا بھی لوگوں کو خوب موقع ملا خرید و فروخت بھی خاصی ہوئی ہر [illegible] کی دوکانیں خوب چلیں [illegible] سے بھی اپنا کام کیا جسکے والنٹیر اور دوسری میلہ میں دکھائی دیتے تھے ہر زبان سے عالیجناب مرشد زادہ آفاق عالیجاہ حضور نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہ کا ذکر خیر سنا گیا۔ ہمارے حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم کی خوش قسمتی اور اقبالمندی کی یہ غیر معمولی بات ہے کہ سعی حقیقی نے اپنی رحمت واسعہ سے حضور پرنور خلد اللہ ملکہ کو آپ جیسی اقبالمند اولاد عطا فرمائی ہے جسکا دماغ اپنی کامیاب بلند پروازی کا اثر [illegible] ہر گروہ سے [illegible] کے جذبات کی بنا پر ہیں بازار میں جو لا انتہا مسرت و شادمانی ہمیں حاصل ہوا [illegible] شہر اور قصبہ [illegible] حضور اور دام اقبالہم و ملکہم کی بارگاہ میں [illegible] مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ ہمارے شہزادہ [illegible] کو ظل عزت و سایہ عاطفت اعلیحضرت بندگان عالی خلد اللہ ملکہ میں [illegible] عام [illegible] وجود باجود ہر ایک رعایا امن و سہولت کی برکات [illegible] کی شان مذہبی تقریب [illegible] ہوتا تھا بلکہ [illegible] ایک ملکی اجتماع ہوا اور تمام [illegible] سے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ ہمارے ذی اثر و محترم [illegible] بزرگ ہندو صاحبان نے نہایت کشادہ دلی [illegible] کے جذبات [illegible] دلچسپی لی اور [illegible] خرید و فروخت کرتے ہیں وہ [illegible] منظر سامنے تھا۔ حقیقت یہ ہے [illegible] سرکار نامدار خلد اللہ ملکہ کی بے تعصبانہ خصوصیت [illegible] نے [illegible] کرا دیا ہے جنکی بے تعصبی اور رعایا نوازی کو ہم جانتے ہیں۔ [illegible] ہمارے نزدیک ہمارے سرکار دولتمدار کی خصوصیت [illegible] کو معلوم کرکے یہ شعر خوب نظم کیا ہے

سمجھا ہر اک قوم و ملت کو یکساں
کہ شفقت ہے یہ [illegible] شہریاری کی

اگرچہ موجودہ فضا میں تعصب مذہب کا بھوت بڑی بڑی تعلیم یافتہ ہستیوں پر مسلط ہو اور جہانتک ہمارے معلومات ہیں اس وقت بڑے بڑے [illegible] تہذیب [illegible] اس مہلک مرض میں مبتلا ہیں مگر ہمکو ناز ہے کہ [illegible] خلد اللہ ملکہ [illegible] بے تعصبی اور روشن خیالی میں اپنا [illegible] نہیں رکھتے یہ ایک بات زبان پر آگئی ہے کہی جاتی

کو خود یہ وقت بعض [illegible] مذہباً شیعہ ہیں مگر مسلمان ہندو [illegible] قریب قریب [illegible] حنفی مذہب [illegible] سے زیادہ [illegible] شہر میں [illegible] مسلمانوں نے قربانیاں کیں۔ عید حنفی کی تمام تقریبات باقبال اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم [illegible] محکمہ پولیس نے جس شوق و مستعدی و جفاکشی سے اپنے فرائض انجام دئے [illegible] عالیجناب مرشد زادہ آفاق عالیجاہ حضور نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہ کو مبارکباد دیتے ہیں۔ جناب خان بہادر منشی باقر علیخان صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس کی ذاتی نگرانی [illegible] صاحبزادہ سید فدا علیخان صاحب بہادر [illegible] شہر اور جناب [illegible] منشی محمد سعادت علیخان صاحب نائب کوتوال کی میلہ اور عید کی ڈیوٹیاں [illegible] جو [illegible] اور جفاکشی کو [illegible] تحسین حاصل کرتا [illegible] جفاکش اور مستعد [illegible] جسم سے [illegible] اور دوسری [illegible] وقت گذاری۔ بعد شب کی [illegible] کوتوال اور نائب کوتوال صاحبان کی ان خدمات سے [illegible] افزا مرشد زادہ آفاق عالیجاہ حضور نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہ بہت مسرور ہیں۔ اور آپ ہر محکمہ [illegible] جفاکش و مستعد افسروں سے خوش ہوتے ہیں اسلئے کہ خود ماشاءاللہ [illegible] قدرتی جفاکش و مستعد واقع ہوئے ہیں۔ میونسپلٹی نے بھی بہت خوبی سے [illegible] کا انتظام رکھا میونسپلٹی کا دفتر بھی میلہ میں خوب آراستہ [illegible] یہ ایک یادگار عید [illegible] ہمارے حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم اور عالیجناب مرشد زادہ آفاق عالیجاہ حضور نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہ اور صاحبزادگان بلند اقبال کو مبارک ہو [illegible] اور انکی زندگی کا ہر دن ایسا ہی پر بہار اور پر مسرت ہو۔ آمین۔

دسہرہ جیٹھ کی تقریب میں ۹ جون ۱۹۲۳ء یوم پنجشنبہ کو تمام دفاتر و محکمہ جات سرکاری میں عام تعطیل رہی۔ ہندو صاحبان نے اپنے مذہبی مراسم انجام دئیے۔ ہم اپنے ہندو بھائیوں کو مبارکباد دیتے ہیں۔

جناب مولانا مولوی مفتی حاجی حافظ محمد عنایت اللہ خانصاحب حنفی نقشبندی [illegible] خلیفہ اعظم [illegible] حضرت اقدس جناب مولانا مولوی مفتی شاہ ارشاد حسین صاحب [illegible] حنفی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے [illegible] ذی الحجہ ۱۳۴۱ھ مطابق ۱۲ جون ۱۹۲۳ء یوم سہ شنبہ کو عید اضحیٰ کے دن دوپہر کے وقت [illegible] منٹ پر [illegible]

عرصہ میں عوصہ سے صاحب فراش رہکر انتقال فرمایا۔ مرحوم شاہ میر متاز علمائے کرام میں ایک بااثر ذی اقتدار صاحب طریقت بزرگ تھے شہر میں آپکی وفات سے مسلمانوں کو ایک ناقابل تلافی صدمہ پہونچا ہے ہزاروں کی تعداد میں آپکے مرید موجود ہیں جنکا رہ رہ کر صبح کے ۹ بجے عیدگاہ کے وسیع میدان میں حضرت جناب مولانا مولوی شاہ خواجہ محمد میاں صاحب قبلہ قادری کی امامت میں نماز جنازہ پڑھی۔ ہزارہا مسلمانوں کا مجمع تھا دن کے گیارہ بجے جنازہ عیدگاہ سے اٹھا کر حضرت موصوف کی خانقاہ میں جو انکے مکان سے قریب ہے دفن کیا گیا ہم آپکے وسیع خاندان سے اور کثیر مریدوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ مولا کریم آپکی مغفرت فرمائے۔

افسوس ہیکہ جناب حاجی حافظ محمد ہادی حسن خان صاحب بہادر دورہ خانصاحب سکرٹری انار بیت رضا نعمانیہ اشرفیہ میں صاحب فراش ہیں کل جمعہ کے وقت اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم نے براہ الطاف کریمانہ موٹر پر انکے مکان رونق افروز ہوکر عیادت فرمائی اور تمنائے صحت کا اظہار فرمایا۔ ہماری دعا ہے کہ شافی برحق موصوف کو صحت عاجلہ عطا فرمائے کہ اعیان و اشراف شہر میں آپکی ذات بہت غنیمت ہے۔

تقریب جنکی علیحضرت عالیجناب میر کریم صاحب چیف سکرٹری بہادر تمام سکرٹری صاحبان کے یہاں تشریف لے گئے اور تمام سکرٹری صاحبان سے باہم نہایت ملاقات عمدہ ہوئی۔ یہ ان حضرات کرام کی اخلاقی زندگی اور باہمی ارتباط و اتحاد کا ایک قابل تقلید نمونہ پیش کرتا تھا۔

عالیجناب لفٹنٹ کرنل محمد سعید اللہ خانصاحب ملٹری سکرٹری کو اعلیٰ لباس پہننے اور اپنے مستقر کو آراستہ و پیراستہ رکھنے کا بہت شوق ہے انکا یہ ذوق ضرب المثل ہے وہ اپنی تعریف سے اتنے مسرور نہیں ہوتے جتنی اپنے مستقر کی توصیف سے خوش ہوتے ہیں خوبی زندگی بسر کرتے ہیں نفیس پاکیزگی اور صفائی کا دماغ ہر جگہ ہر قسم کا فرنیچر موجود ہے ہر قسم کی تصویریں در و دیوار کی رونق دوبالا کر رہی ہیں ہر عید کو آپ جناب کی ملاقات کرتے اور دعوت دیتے ہیں۔ اور ہر قسم کے لوگوں کو بافراغت مدعو ہوتے ہیں ہمارا اس عید کو بھی انکے یہاں خوب چاء پانی اور لطف رہا جس سے انکی رنگین طبیعت اور احباب نوازی کا پتہ چلتا ہے۔ وہ ہر سب کاموں میں بہت دور اندیش اور منتظم ہیں۔

اضافہ بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم نے براہ علم دوستی محترم جناب سید نصیر حسن صاحب ایم اے ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول کی پسندیدہ خدمات و گزشتہ کام پر توجہ فرماکر پچاس روپیہ ماہوار اضافہ منظور فرمایا مسٹر سید صاحب کو ۲۸ مئی ۱۹۲۶ء سے عطا ہوا ہے کہ آپ اپنے محترم جناب ہیڈ صاحب موصوف کو اس اضافہ کا مبارکباد دیتے ہیں جنہوں نے حقیقت آپ نے

ہائی اسکول کی جو خاص خدمت اور دلچسپی سے خدمات انجام دی ہیں وہ کما حقہ عزت افزائی کی مستحق تھیں۔

عالیجناب مرشد زادہ آفاق عالیجاہ حضور نواب سید رضا علی خان صاحب بہادر دام اقبالہ کے دو بجے اجلاس سے معلوم ہوا کہ حسین رضا خان صاحب جو منت بچند بڑا خان سب انسپکٹر آبکاری بجائے انکے جو منشی رضا خان جائے تحقیق شہد کے عہدہ پر موجود تھے تبدیل کئے گئے اور حضور مکتسم الیہ نے ۲۲ مئی ۱۹۲۶ء سے خانصاحب کو مبلغ دو روپیہ ماہوار اضافہ بھی عطا فرمایا۔

موسم گرمی انتہا درجہ کی پڑ رہی ہے شب کو پچھلے پہر میں کچھ خنکی پیدا ہو جاتی ہے ۹ جون کی درمیانی شب میں شدید گرمی کے باعث ترشح ہو گیا تھا **فصلی** میوے تربوز وغیرہ قریب الختم ہیں۔

احباب کرام کا شکریہ

مخلص نواز و قدر شناس احباب ہمارے دونوں میں دنیا قائم ہے خصوصاً اخبار دبدبۂ سکندری کے ناظرین کرام میں بہت سے حضرات ایسے موجود ہیں جن میں خلوص نوازی و قدر شناسی بہت ہمدردی کا مادہ موجود ہے اور وہ اسکے دوام و بقا کا ملاحظہ فرماتے رہتے ہیں۔ اسکے ثبوت میں آجکے بہت سے دوستوں کو تاجدار فرمانروا خیرخواہ حاجی منشی محمود احمد خان صاحب رامپوری ہیڈ منشی صاحب سکرٹری ہوئے جو ہر سال ختم مدرسہ عالیہ عرفیہ اجمیر شریف کی دعوت بابرکات کو پیش کرتا ہوں جنھوں نے ہر سال ایک ہفتہ میں ملازم رہ کر شاندار زندگی بسر کی اور جب بند ہوتی تو پاس کچھ نہ تھا آپ انکی خوبیوں سے متاثر ہوکر جو تحریر لکھی تھی وہ پیش کر سکتا کہ دنیا کی وہ تحریر میرے قلب پر مرتب ہوا تھی جبکہ میرے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھیوں اور احباب میں ہیں اسلئے تعلقات میں غیر معمولی خصوصیات ہیں محمد رضا برابر بہر صورت دیتے رہتے ہیں کہ سرکار رامپور کو اپنے ملازمت کی خبر دو سرکار رشتہ میں خاص دلی مروت ہے اور قدیمی روایات کی بڑی خیاشی سے پابندی فرماتے ہیں چنانچہ ابھی ہوا۔ اور جیسے اعلیحضرت بندگانعالی دام اقبالہم و ملکہم کی خوشی و مسرت کا اظہار ہوتے ہی اخبارات کے نام ایک اطلاع پوسٹ کی ہے ہم کو دبدبۂ سکندری کے اوپر چھاپ دیا گیا ہے ہم اپنے تمام احباب کرام کی ایک فہرست شائع کرینگے جس سے یہ معلوم ہو سکیگا کہ دبدبۂ سکندری اعلیحضرت حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم کی عاطفت عزت کس درجہ اور کس سوسائٹی میں مقبول ہے۔ بلکہ بعض وسعت کی تحریریں شائع کرینگے جو ملکی اور قومی کاموں کو پسندیدگی کی نگاہ سے انکا اعتراف کرتی ہیں اور یہ بڑی سند قبول ہے۔ اسوقت بحیثیت مجموعی ہم اپنے ہمدرد احباب کرام کا شکریہ عرض کرتے ہیں اور دست بدعا

ہین کہ وہ ذات شاہانہ یعنی اعلیحضرت بندگان حضور پُرنور تاجدار رامپور خلد اللہ ملکہ تا دور شمس و قمر ہمارے سرون پر سایہ گستر رہین جنکی بدولت ہمکو یہ روز مسعود و یوم محمود دیکھنا نصیب ہوا۔

معاصرین کرام کا شکریہ

جو انسان اپنے ہم جنس انسان کا شکر گذار نہین ہوتا وہ اپنے خالق برحق عز و جل کا شکریہ بھی ادا کرنا نہین جانتا اسکے مصداق مجھ پر اپنے اُن تمام معاصرین کرام کا شکریہ لازم ہی جنھون نے دبدبۂ سکندری کے نشاۃ ثانیہ کی اطلاع اپنے اپنے موقر اخبارات مین شائع فرمائی ہی۔ اُن تمام معاصرین کرام کے اسمائے گرامی ذیل مین درج کئے جاتے ہین۔

روزنامہ ہمدم لکھنؤ۔ پیسہ اخبار لاہور۔ کیور تھلا اخبار کپورتھلا اسٹیٹ اخبار نیر اعظم مرادآباد۔ اخبار رہنما۔ روزانہ اخبار بریلی۔ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور۔ اخبار ذوالقرنین بدایون۔

صاحب کلکٹر بہادر مرادآباد کا حسن انتظام

بقرعید کے دنون کے لئے تحفظ ما تقدم سب جگہ حکام عالیمقام ذی انتظامات کرتے ہین۔ مرادآباد مین بھی بیدار مغز جناب مسٹر جے بی کالٹ صاحب بہادر آئی - سی - ایس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و کلکٹر ضلع مرادآباد نے ۱۱ جون سے ۱۴ تک دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ فرما دیا تھا۔ بہرحال ہمکو معلوم ہوا ہی مرادآباد مین خدا کے فضل اور بیدار مغز صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ بہادر کی خوش نظمی کی کوئی جھگڑا و فساد ہونے نہ پایا۔ اور بقرعید کا تہوار مع الخیر ختم ہو گیا۔ جناب ممتاز الیہ کی دانشمندانہ طرز حکومت کی عام تعریف کیجاتی ہے اور مرادآباد پبلک آپسے بیحد خوش ہی جسپر ہم آپکو مبارکباد دیتے ہین۔

خان بہادر قاضی شوکت حسین صاحب رئیس مرادآباد

کی ذات مبارک ذی عقل و مسلمانان مرادآباد مین ایک نہایت باخبر و ممتاز ہستی ہی۔ گورنمنٹ مین بھی آپکی خاص عزت ہی۔ ہمین افسوس ہی کہ آپکی تندرستی کچھ عرصہ سے ٹھیک نہین۔ ہندی مسلمانون مین دل تو یون ہی کام کرنیوالے لوگ کم ہین جو ہین وہ صحت کی عرصہ سے شکایت نہین ہین۔ گرمی انگ ستاتی ہی مزید برین فطرۃ ہر وقت رہتا ہی۔ چنانچہ معزز ہمعصر صاحب اخبار نیر اعظم مرادآباد سے معلوم ہوا کہ جناب قاضی صاحب موصوف ڈاکٹری مشورہ سے ڈیڑھ دن تشریف لے گئے ہین اور اسکی وجہ پچھلی علالت کا اثر ہی۔ بہرصورت ہم قاضی صاحب موصوف کی صحت و تندرستی کے لئے دست بدعا ہین۔ کیونکہ مرادآباد پبلک کو آپکی ذات سے فائدہ پہونچتے ہین۔ اور مسلمانون مین آپکی ذات ایک عزیز اور ذی عزت ذات ہے۔

مصری انگریزی تعلقات پھر نازک ہو رہے ہین

اخبارات مین مصری و انگریزی تعلقات پر مضامین لکھے جا رہے ہین۔ جریدہ المقطم اس خبر کا ذمہ دار ہی کہ لارڈ لائڈ نے ۳ جون کو جلالۃ الملک شاہ فواد کو مطلع کیا ہی کہ جو جواب مصری گورنمنٹ نے دیا ہی وہ اسکو قبول نہین کر سکتے اور حکومت مصر کو اطلاع دی ہی کہ گورنمنٹ برطانیہ کا جواب غالبا ۸ جون تک موصول ہو جائیگا۔ وہی المقطم رقمطراز ہی کہ اگر برطانیہ نے اپنے تمام مطالبات کی تعمیل پر اصرار کیا تو حکومت مصر تمام ذمہ داری پارلیمنٹ پر ڈال دیگی۔ بعد کو یہ خبر آئی کہ ۷ جون کو انگریزی نوٹ کا جواب جو حکومت مصری طرف کو دیا گیا ہی وہ کچھ معمولی نہ ہی لیکن بعض مقامات محتاج وضاحت ہین حکومت برطانیہ نے گذشتہ ہفتے کے آخری ایام مین مصری جواب پر غور کیا تھا رویٹر کو معلوم ہوا ہی کہ دولت برطانیہ کی طرف سے بہت جلد ایک دوسرا نوٹ مصری حکومت کو ارسال کیا جائیگا۔

صوبجات متحدہ کی میونسپلٹیون کی انتظامی حالت

صوبجات متحدہ کی میونسپلٹیون کی انتظامی حالت بابت سنہ ۱۹۲۵ء پر تبصرہ اور ریمارک کرتے ہوئے گورنمنٹ ممالک متحدہ نے کانپور میونسپلٹی کی بہت تعریف کی ہی۔ میرٹھ، الہ آباد، بہرودی کی بد انتظامی اور روپیہ وصول کرنے مین غفلت اور کوتاہی کی خاص شکایت کی گئی ہی۔ یہ بھی مشورہ دیا گیا ہی کہ ڈسٹرکٹ بورڈ امپروومنٹ ٹرسٹ اور میونسپل بورڈ اتحاد عمل سے کام کرین لکھنؤ کے بورڈ پر یہ اعتراض کیا گیا ہی کہ وہ ترقی تو ہر قسم کی چاہتا ہی مگر اسکے پاس کافی روپیہ نہین ہی لیکن آئندہ کیلئے بہت امید افزا حالات رونما ہونے کا اندازہ لگایا گیا ہی فیض آباد اور فرخ آباد کی نسبت گورنمنٹ کی رائے ہے کہ یہ دونون میونسپلٹیان بہت جلد دیوالیہ ہونیوالی ہین۔

بارہ ۱۲ سالہ عاشق چالیس ۴۰ سالہ معشوق

منشی گنج کی خبر ہی کہ ایک ۱۲ سالہ لڑکا جسکا نام بیجے چندر چکرورتی تھا اور جو جیٹھ کا سب ڈویژن کا رہنے والا تھا اسے ایک چالیس سالہ عورت کے ساتھ محبت ہو گئی۔ ایک دن لڑکے نے اپنی چچی کا صندوق توڑ کر اس مین سے روپیہ اور سنہری زیورات نکال لئے اور اوس عورت مذکور کی خانہ تلاشی سے مال برآمد ہو گیا اسلئے دونون کو ڈپٹی مجسٹریٹ منشی گنج کی عدالت مین چالان کیا گیا۔ محبت اندھی ہے اس مین ذرا تقاضائے عمر کوئی روک ٹوک حائل ہو سکتی ہے۔

اخلاقیات

العلم قوۃ

ذیل میں جو مضمون شائع کیا جاتا ہے وہ ہماری قوم کے گران پایہ فرد ادب اردو کے فاضل وعلامہ بزرگ جناب سید ناظر الحسن صاحب ہوش بلگرامی سابق مدیر رسالہ ذخیرہ حیدرآباد دکن حال بخشی افواج ریاست رامپور دامت معالیہم کے خامۂ بلاغت نگار کے رشحات ہیں ہم اپنے اخبار کی معنوی زینت بڑھانے کیلئے اس مضمون کو شائع کرتے ہیں اور چونکہ حضرت ہوش صاحب ناظم بھی ہیں اسلئے یہ استدعا کرتے ہیں کہ وہ آئندہ اپنے کلام بلاغت التیام سے ان صفحات کی رونق دوبالا فرماکر ہمکو شکریہ کا خاص موقع عنایت فرمائینگے -

(اڈیٹر)

ایک نہایت زبردست اور مشہور مقولہ ہے جسکی صداقت ہر زمانہ میں مسلم رہی اور جو اقوام میں اسی قوت سے ممتاز و سربلند ہوئیں۔ اگر ہم زمانۂ ماضی کے مختلف اقوام کے عروج کا سراغ لگانا چاہیں یا زمانۂ حال میں اقوام یورپ کی قوت کے صحیح اسباب معلوم کرنا چاہیں تو دونوں کی قوت کا راز نہ تو ہمکو انکے قوائے جسمانی کی ساخت میں ملیگا اور نہ ان کی [illegible] آب و ہوا میں۔ بلکہ یہ راز ہمکو انکے ذہنی و عقلی ارتقا میں ملیگا۔ جب ہمارا زمانہ تھا اور اسی قوت سے ہم زور آزمائی کر رہے تھے تو ابن رشد اور بو نصر ایسے پہلوانان علم اکھاڑوں میں نظر آتے تھے۔ ابن بطوطہ بھی دنیا کی سیر کرتے پھرتے تھے اور ابن خلدون بھی فلسفیانہ موشگافیوں میں مصروف ہوتے تھے۔ امام غزالی بھی عامیانہ شبہوں کو سلجھایا کرتے تھے اور بوعلی سینا بھی اشارات میں اشارہ کیا کرتے تھے۔ عرب کا فرزدق بھی فی البدیہہ قصیدے پڑھا کرتا تھا اور ایران کا فردوسی بھی [illegible] کی تسبیح مصروف کرکے برجستہ مصرع لگا دیتا تھا۔ خیام کی حکیمانہ شاعری بجھے دلوں کو [illegible] تھی اور مولانا روم کی زبان پہلوی [illegible] تھی۔ بغداد کی علمی درسگاہیں درس و تدریس کی ضامن تھیں۔ شام کا بیت المقدس بھی قوت کا حامی تھا اور مصر کی رود نیل سے بھی تہذیب و مدنیت کی آبیاری [illegible] حکومت کے طوفان اٹھا کرتے تھے اور ادھر ہمارا ہندوستان بھی [illegible] کو گنگا جمنا [illegible] ذہنی و عقلی [illegible] میں مصروف تھا۔

یہ وہ زمانہ تھا جب مسلمانوں کی ذہنی و عقلی ترقیوں کی سطح دیگر اقوام عالم سے مرتفع تھی آنحضرت کے بعد ایک صدی بھی نہ گذرنے پائی تھی کہ [illegible]

یونان کی تصانیف کا ترجمہ عربی زبان میں ہوگیا۔ ہارون الرشید کے عہد میں ہر مسجد کے ساتھ ایک ایک مدرسہ بھی قائم ہوگیا اور مامون کا عہد حکومت تو تاریخ اسلام میں عہد زرین بنگیا۔ عظیم الشان کتب خانوں کا قیام، دربار میں علما و فضلا کا اجتماع، بغداد کو علوم و فنون کا مرکز بنا دیا تھا۔ اسلامی سلطنتوں میں آئے دن انقلاب بھی ہوتے رہتے تھے مگر مسلمانوں کی اس علمی قوت کو سیاسی انقلاب بھی ڈگمگا نہ سکے۔ بنی عباس ایشیا میں، بنی فاطمہ مصر میں اور بنی امیہ اندلس میں ایک دوسرے کے سیاسی رقیب ہوتے ہوئے لیکن علم و حکمت اور ادب و انشا کی سرپرستی میں ہر ایک کی یہی کوشش رہتی تھی کہ اپنے سیاسی حریفوں کو علمی دوڑ میں بھی پیچھے چھوڑ دیا جائے۔

تاریخ اسلام کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تک مسلمانوں کے گھر میں علوم و فنون کے چراغ جلتے رہے انکا ذہنی و عقلی تفوق بھی موجود رہا اور انکا قدم بھی جمتا رہا۔ یہ ممتاز برتری جو دوسری اقوام عالم پر حاصل ہوگئی تھی اسکا راز ان کی ذہنی و عقلی تربیت میں پوشیدہ تھا۔ عقلی کھیتی نہ اس وقت تک قحط زدہ ہوسکتی اور نہ اس وقت تک سرسبز ہوسکتی ہے جبتک وسیع مشاہدات اور مفید معلومات کی آبپاشی کا سامان حسب ضرورت اسمیں نہ ہوتا رہے۔ جبتک یہ سلسلہ رہا ترقی ہوتی رہی۔ یہی وہ دور ہے جس کی یادگار ذخیرہ تاریخ میں اب بھی موجود ہے۔ جب یہ آبپاشی کم ہوتی گئی وہ لہلہاتی کھیتیاں مرجھا گئیں اور رفتہ رفتہ بالکل خشک ہو کر بنجر ہوگئیں۔

متمدن اور ترقی پذیر اقوام نے اپنے اپنے افراد قوم کی ذہنی و عقلی نشوونما کے لئے اسی کیمیا کو دیکھا اور قدم قدم پر اکٹھا کرکے ہر فرد کو مختلف ذریعوں سے عقلی و علمی آزادی سے بہرہ مستفید ہوتا ہے۔ یورپ و امریکہ میں تعلیم کی ارزانی، پبلک کتب خانوں، دار المطالعوں اور مدرسوں کی بہتات کو دیکھئے اور آج یورپ کی ترقی اسی کیمیا کا [illegible] اور اسی تعلیمات ہی کی کثرت ہے کہ یورپی اقوام سے دور ترقی میں یہ قوت پیدا ہوئی جسنے انکے کمالات، احساسات اور خیالات کو قوی بنا دیا ہے۔ لاکھوں کتابیں، ہزاروں روزنامہ اخبار اور سینکڑوں ماہوار رسالے مختلف علوم و فنون پر شائع ہوکر آناً فاناً اطراف عالم میں خوشبو کی طرح پھیل جاتے ہیں اور قوم کے دماغوں کو معطر کرتے ہوئے خیالات کو سنوارتے اور بہتر بناتے رہتے ہیں۔

اسی علم کی قوت سے قومیت کا احساس پیدا ہوا اسی قوت سے [illegible] بنا۔ اسی کی قوت سے ہم بھی قوی ہوسکتے ہیں۔ اسی کی قوت سے دولتمند بن سکتے ہیں۔ اسی کی قوت سے ہماری [illegible] ہوسکتی ہے۔ اسی کی قوت سے [illegible] دور ہوسکتا ہے۔ اس کی [illegible] سے ہم [illegible] میں تمیز کرسکتے ہیں۔ یہی قوت ہمکو [illegible] کے راستہ پر چلا سکتی ہے۔

یہی قوت ہے جو ہمارے شیرازہ کو درست کر سکتی ہے، یہی قوت ہمکو خود دار بنا سکتی ہے اور یہی قوت ہم میں محبت کا حقیقی جذبہ پیدا کر سکتی ہے یہی قوت ہم کو تہذیب و شائستگی سکھلا سکتی ہے، یہی قوت ہمکو نیک و بد کا سبق پڑھا سکتی ہے۔ غرضکہ یہ قوت زمانہ کی تمام قوتوں سے قوی تر اور بہتر ہے، اسکو جتنا بڑھاتے جاؤ گے بڑھتی رہیگی۔ نہ اس قوت کو چور چرا سکتے ہیں اور نہ ڈاکو لوٹ سکتے ہیں نہ پانی بہا سکتا ہے نہ آگ جلا سکتی ہے جس نے اسپر قبضہ کر لیا وہ شاہنشاہ کا دشمن تمام ہندوستان ہوگیا، اور اسکی زندگی زندگی ہے اور اسی کی قوت قوت ہے۔

مراسلات

(اڈیٹر کے لئے نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

اسلامی تعلیم کا بہترین انتظام

(از جناب ناظر صاحب مدرسہ عالیہ قدیمہ فرنگی محل لکھنؤ)

برادران اسلام! ہر شخص پر یہ بات بخوبی واضح ہے کہ ہماری اصلاح و فلاح حسن تعلیم ہی پر منحصر ہے جبتک ہماری علمی قابلیت اچھی رہی ہم کو دنیا میں کسی قوم کا ستارہ اوج ترقی پر نہ تھا تمام قومیں ہماری حالت پر رشک کرتی تھیں پھر جب آفتاب علم غروب ہونے لگا تو ہم پر زوال ہوا ہماری حالت متغیر ہوگئی یہانتک کہ ہم اپنے کو سب سے زیادہ ناکارہ ثابت کرنے لگے اور اسوقت سب قوموں سے پست ہم ہی نظر آرہے ہیں۔ اسلامی تعلیم کی ترقی میں ہمارے دینی پیشوا حضرات علمائے کرام ہمیشہ کوشاں رہے یہی وجہ ہے کہ اسوقت تک اسلام سے واقفیت رکھنے والے افراد کا وجود ہے ورنہ اسلام بھی خدانخواستہ کسی حدتک معدوم ہو جاتا پس اب بھی ہمکو فلاح کی طرف متوجہ ہو جانا چاہئے اور کسیقدر اسلامی تعلیم سے بہرہ اندوز ہونا چاہئے جس کا کافی انتظام آجکل مدرسہ عالیہ قدیمہ فرنگی محل میں بتوسل مخدومین ہے جو کہ بسرپرستی اعلیحضرت رفیع المنزلت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین شیخ الاسلام مرشد الانام شمس العلماء مولانا حاجی حافظ ابو الکلام محمد عبد المجید صاحب قبلہ مدظلہ العالی روز افزوں ترقی کیطرف جاری ہے جسمیں درجہ حفظ و ناظرہ کے ساتھ ساتھ اردو و فارسی حساب کی تعلیم ہوتی ہے اور قرأت کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ اور عربی کے درجات ابتدائی و متوسط و عالم و فاضل کی تعلیم کا کافی انتظام ہے اور خدا کے فضل سے نہایت لائق و مستند مدرسین ہیں جو نہایت محنت کے ساتھ تعلیم دیتے ہیں اور اہتمام میں بھی جو کچھ صرف ہو رہا ہے وہ بھی قابل قدر ہے، اور جو حضرات مستفید ہونا چاہیں اسکا ان اپنے شاگردوں سے فرماتے ہیں۔ مدرسہ ہذا کے طرز تعلیم کی کافی شہرت حاصل کرچکی ہے اور دور دور کے طلبہ آرہے ہیں۔ طرز و طریقہ تعلیم کی پسندیدگی سے نزدیک عام مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ مدرسہ کے امتحانوں میں مقامی حکام موجود رہے مدرسہ کی جو تعریف لکھی ہے وہ دیکھنے کے قابل ہے۔ دفتر سے روئداد منگوایئے اور نقشہ نصاب کیلئے ارسال خدمت کیا جاتا ہے غیر مستطیع طلبہ کے خورد و نوش کا انتظام کیا گیا ہے اور دارالاقامہ بھی کھولے جانے کا انتظام ہو رہا ہے جس سے بیرونی طلبہ کو کافی آسانی ہوگی۔ یونیورسٹی کے امتحانات شعبہ عربی فارسی کے لئے بھی طلبہ تیار کئے جاتے ہیں لیکن آپکو اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف توجہ کرنا چاہئے کہ بھیجنے کی تعلیم مثل ال غنیمت ہے۔ عربی کے طلبہ کو بعد امتحان درخواستیں بنام ناظم صاحب ارسال کرنا چاہئے اور بعد منظوری جلد سے جلد داخل مدرسہ ہونا چاہئے ورنہ زمانہ گذر جانے پر حسرت و افسوس ہوگا۔

نادار بچوں کی تعلیم کیواسطے سرمایہ کی ضرورت

(از جناب ابو الحسن خانصاحب آنریری جوائنٹ سکریٹری آل انڈیا شیعہ کانفرنس لکھنؤ)

برادران ملت، سلام علیکم۔ آپکو بخوبی علم ہے کہ صیغہ وظائف آل انڈیا شیعہ کانفرنس نے باوجود بے اتفاقی کے سال رواں میں بھی آپکی فیاضی پر بھروسہ کرکے دو سو روپیہ ماہوار کے وظائف قوم کے نادار اور غیر مستطیع بچوں کی تعلیم پر صرف کئے۔ ان وظیفہ داروں میں دینیات، صنعت و حرفت، سائنس اور آرٹس کے طالب علم شامل ہیں مگر افسوس ہے کہ قوم نے ابھی تک اس امر کا احساس نہیں کیا کہ قوم کی بقا زندگانی محض تعلیم پر ہے۔ آج ہم اسقدر مجبور و لاچار ہو رہے ہیں کہ غریب بچوں کی درخواست وظیفہ کے جواب دینے سے نادم و پریشان ہیں کیا جواب دیں کیونکہ خزانہ میں ایک پیسہ بھی تو نہیں رہا۔ اور جو نادار بچے وظیفہ پا رہے ہیں انکو آئندہ جاری رکھنا نا معلوم ہو رہا ہے کسقدر افسوس کی بات ہے کہ یہ سب کچھ ہمارے تغافل کا نتیجہ ہے اگر یہی حال رہا تو آئندہ جولائی سے ہمکو بھی جسکو بند کرنے کے لئے گھری بند کر دینا پڑیگا اور اسطرح وہ طلبا جو آپکی ہمدردی و فیاضی کی توقع پر تعلیمی منازل کسیقدر طے کر چکے ہیں مایوس ہو کر اپنی تعلیم کو ترک کرنے پر مجبور ہونگے۔ کیا یہ بھی ممکن نہیں کہ ہندوستان کے بیس کروڑ مسلمانوں میں سے صرف اسقدر مستطیع اصحاب ہو جائیں جو اس شعبہ کو زندہ رکھکر اپنی قومی زندگی کا ثبوت دیں لیکن مجھکو کلی امید ہے کہ آپ برادران ملت مجھکو مایوس نہ کرینگے اور جلد سے جلد مالی امداد فرمائینگے۔

منیجنگ کمیٹی شیعہ کالج کا خاص جلسہ

جناب خان بہادر مولوی سید محمد مہدی حسن صاحب رضوی آنریری سکریٹری کی خدمات کا اعتراف

(از جناب سید نواب علی صاحب سفیر سندیلوی)

۲۹ مئی ۱۹۲۶ء کو منیجنگ کمیٹی شیعہ کالج کا خاص جلسہ ڈپٹی سید علی ضامن صاحب بی اے اسسٹنٹ جج کورٹ آف وارڈس کے دولتخانہ پر بصدارت خان بہادر حکیم مرزا نظر حسن خاں صاحب اس غرض سے منعقد ہوا کہ خان بہادر سید جعفر حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا نے مقامی کونسل میں شیعہ کالج کی نسبت جو شکایت آمیز تقریر کی ہے اور گورنمنٹ کو شیعہ کالج کے معاملات پر توجہ دلائی ہے اوس پر غور کیا جائے۔ جلسہ نے بعد غور و بحث کے حسب ذیل تجویزیں باتفاق رائے منظور کیں۔

تجویز اول۔ ممبران منیجنگ کمیٹی شیعہ کالج اپنے اجلاس خاص میں خان بہادر سید جعفر علی صاحب کی اوس تقریر پر جو موصوف نے گذشتہ اجلاس مقامی کونسل میں شیعہ کالج کے متعلق کی تھی اظہار افسوس کرتے ہوئے خان بہادر صاحب موصوف سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ خود زحمت فرما کر کالج کا معائنہ فرمائیں۔ منیجنگ کمیٹی کو توقع ہے کہ ان کے خیالات جو زیادہ تر غلط اطلاعات پر مبنی ہیں اس معائنہ سے رفع ہو جائینگے۔

محرک۔ جناب تحقیق مرزا صاحب بی اے وکیل۔

مؤید۔ جناب نواب محمد شفیع خاں صاحب۔

تجویز دوم۔ ممبران منیجنگ کمیٹی خان بہادر جناب نواب مولوی سید محمد مہدی حسن صاحب رضوی آنریری سکریٹری منیجنگ کمیٹی شیعہ کالج کی ان جانفشانیوں اور بے انتہا نام و نمود عظیم الشان خدمات و ایثار کو نہایت قدر و عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جو آپ نے شیعہ کالج کی ترقی و بہبود میں انجام دی ہیں اور اس امر کو خاص طور پر قابل تحسین و آفرین سمجھتے ہیں کہ کس خوش اسلوبی سے آپکے سر ایک ہی وقت میں دو اہم فرائض اور ذمہ داریاں عائد ہو گئی ہیں۔ جو سابق میں کسی عہدہ دار کالج کے ذمہ نہیں ہوئی تھیں یعنی مجلس منتظمہ کے فرائض کا بحیثیت آنریری کے جوائنٹ سکریٹری انجام دینا اور ساتھ ہی ساتھ شیعہ کالج کے جملہ امور کی نگرانی بحیثیت سکریٹری منیجنگ کمیٹی کرنا۔ اور ان دونوں عہدوں کے فرائض کو نہایت قابلیت و ہمدردی و خوش اسلوبی سے انجام دینا۔ ممبران منیجنگ کمیٹی اپنے ایسے سرگرم ہمدرد اور صاحب ایثار سکریٹری پر کامل اعتماد کا اظہار کرنا اپنا اخلاقی فرض سمجھتے ہیں۔

محرک۔ جناب نواب سید محمد حسین صاحب ایم اے ایل ایل بی پروفیسر انگریزی کیننگ کالج لکھنؤ۔

مؤید۔ جناب ڈپٹی سید علی ضامن صاحب بی اے اسسٹنٹ جج کورٹ آف وارڈس لکھنؤ۔

پنجاب میں جوائنٹ اسٹاک کمپنیوں کا کام

(ایک لبرل کے قلم سے)

ڈاکٹر آر سی رائے رجسٹرار جوائنٹ اسٹاک کمپنیز پنجاب نے جوائنٹ اسٹاک کمپنیوں کے متعلق ایک سہ سالہ رپورٹ شائع کی ہے یہ رپورٹ یکم اپریل ۱۹۲۳ء لغایت ۳۱ مارچ ۱۹۲۶ء پر مشتمل ہے بیانات اور گوشوارہ جات پر مشتمل ہونے کے باعث بہت دلچسپ اور پر معلومات بھی ہے۔

رپورٹ کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۳۱ مارچ ۱۹۲۳ء تک صوبہ پنجاب میں جوائنٹ اسٹاک کمپنیوں کی کل تعداد ۶۴۲ تھی لیکن مدت زیر بحث یعنی ۱۹۲۳ء سے لغایت ۱۹۲۶ء کمپنیاں اس تحریک سے بہت ترقی کی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ کمپنیوں کی تعداد میں ۱۷۸ کا اضافہ ہو گیا۔ اس سلسلہ میں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس مدت میں ۲۶۴ کمپنیوں کے نام کا یا تو رجسٹر سے اخراج ہو گیا یا لکویڈیشن ہو گئیں۔ علاوہ بریں جو ۱۵۰ بینکنگ کمپنیاں قائم ہوئی تھیں ان میں سے ۹۳ لکویڈیشن ہو گئیں یا ان کا نام رجسٹر سے کاٹ دیا گیا اور باقی سات جو ابھی تک قائم ہیں ان میں سے صرف ایک ایسی ہے جسے بینکنگ کمپنی تصور کیا جا سکتا ہے۔ اعداد و شمار کا مطالعہ بتاتا ہے کہ اس سہ سالہ مدت میں جو جدید کمپنیاں قائم ہوئیں انکا کل سرمایہ ۵ کروڑ ۱۹ لاکھ ۷۵ ہزار روپیہ ہے۔ ان ۳۰۶ کمپنیوں میں سے جن کا وجود معدوم ہو گیا ۱۲ بینکنگ کمپنیاں تھیں۔ ڈاکٹر رائے نے رپورٹ میں ظاہر کیا ہے کہ ملک کا ایک طبقہ ابھی کمپنی قانون یعنی ایکٹ ہند کی دفعات سے قطعاً بے خبر ہے چنانچہ قانون مذکور کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں بہت سے مقدمات دائر ہوئے ۱۵ کیسوں میں صرف تنبیہ کافی تصور کی گئی۔ اور ۲۰ کیسوں میں مقدمات چلائے گئے۔ ان ۳۰ مقدمات میں سے ۲۸ مقدمات میں ملزمون کو سزا ہوئی۔ بعض دوسرے کیسوں میں یہ بات ظاہر ہوئی کہ بعض کمپنیوں کے منیجنگ ڈائرکٹروں نے مالیات کے سلسلہ میں غبن کیا۔ اس قسم کے کیسوں کی تفتیش پولیس کر رہی ہے گورنمنٹ نے دو بینکنگ کمپنیوں اور پروویڈنٹ انشورنس کمپنیوں کے متعلق تحقیقات شروع کی تھی۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۹۲۶ء میں پنجاب نیشنل بینک لمیٹڈ کے ڈائرکٹروں پر زیر دفعہ ۲۸۲ (ب) تعزیرات ہند مقدمہ چلایا گیا۔ ان میں سے ۲ ڈائرکٹروں کو سزا ہوئی ہے۔

جرمانہ ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔ اور ایک ڈاکٹر کو ماہ مارچ ۱۹۲۴ء میں بری کر دیا گیا۔ رپورٹ میں ظاہر کیا گیا ہے کہ مدت زیر رپورٹ میں جعلی کارروائیوں کے سب سے زیادہ دیرینے انکشافات امرتسر مشغل بینک لمیٹڈ اور سٹینڈرڈ بینک آف انڈیا لمیٹڈ لاہور کے ڈائرکٹروں اور منیجروں سے متعلق ہوئے ان پر پولیس نے تفتیش کی اور ملزموں پر مقدمات چلائے گئے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عدالت نے ان ملزموں کو جو فی الحقیقت مجرم ثابت ہوئے قید کی عبرتناک سزائیں دیں۔

ڈاکٹر شرما لی نے اپنی رپورٹ میں متعلقین کو ایک امر خاص پر توجہ دلانے کی کوشش کی ہے اور وہ یہ ہے کہ صوبہ پنجاب میں بعض کمپنیاں اعلیٰ درجہ کی جانچ پڑتال کی قدر نہیں کرتیں اور یہی وجہ ہے کہ ان کے محکمہ کو اس قسم کی کمپنیوں کے پیش کردہ بیلنس شیٹوں کی جانچ پڑتال کرنے میں بڑی دقت پیش آتی ہے۔

الغرض رپورٹ مذکور بہت پر معلومات اور دلچسپ ہے اور امید کرتے ہیں کہ صوبے کے تعلیم یافتہ حلقوں میں اسے قدر و پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جائیگا۔

جناب ثاقب بدایونی۔ جناب نجم کاپوری۔ جناب محروم ... جناب وفا لاہوری وغیرہ وغیرہ شرکت فرمائینگے۔

مشاعرہ کا پروگرام حسب ذیل ہے

۱۸ جون بوقت آٹھ بجے شام اردو و فارسی طرحی غزلیات

۱۹ جون بوقت ۸ بجے صبح غیر طرحی کلام

۱۹ جون بوقت ۵ بجے شام۔ غیر طرحی کلام

طرحیں حسب ذیل ہیں۔

بستر کو زیست کی موت کا بہانہ بنا — بہانہ قافیہ۔ بنا ردیف

اے ترک نیم مست جہان را گشتہ تر — گشتہ قافیہ۔ تر ردیف

طرحوں پر طبع آزمائی فرمانیوالے اصحاب براہ مہربانی غزل لکھ بھیجیں پر خاکسار کو اطلاع بھیجدیں تاکہ ترتیب دوران جلسہ پڑھنے کا موقع دیا جائے۔

جو حضرات بیرونجات سے مدعو کئے گئے ہیں اونکی خدمت میں کرایہ آمد و رفت کا انتظام بزم سخن نے اپنی جانب سے کیا ہے جو حضرات تشریف آوری کی اطلاع کرم مقررہ تاریخ سے ایک ہفتہ پہلے موصول ہو جانی چاہئے۔

بزم سخن کپورتھلہ کا عظیم الشان سالانہ جلسہ

(جناب اشک خلیلی کے قلم سے)

مورخہ ۱۸-۱۹ جون ۱۹۲۶ء مطابق ۵-۶ ہاڑ سمت ۱۹۸۳ بروز شنبہ و اتوار بصدارت جناب خان بہادر شیخ عبدالقادر صاحب بالقابہ منعقد ہوگا۔ اس مشاعرہ میں ہندوستان کے مشاہیر شعرا مثلاً حضرت گرامی مدظلہ۔ جناب نسیم۔ حضرت اصغر گونڈوی۔ جناب یاس لکھنوی۔ جناب جگر مراد آبادی۔ جناب تسیم گوالیاری۔ جناب ابوالاثر حفیظ جالندھری۔ جناب جوش ملسیانی۔ جناب اختر شیرانی۔ جناب نازش۔ جناب اختر جالندھری۔ جناب عابد لاہوری۔ جناب تاجور لاہوری۔ جناب سیماب ساغر اکبرآبادی۔ جناب جمال ...

آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس

منعقدہ ریاست رامپور کی مختصر روئداد

(از جناب حکیم محمد بشیر صاحب حکیم حاذق رپورٹر ڈپٹی گیسٹ آل انڈیا ویدک و یونانی طبی کانفرنس)

آل انڈیا ویدک یونانی طبی کانفرنس کا سالانہ اجلاس ریاست رامپور میں منعقد ہوا۔ ہندوستان کے اطراف سے صدہا طبیب نہایت ذوق و شوق سے جمع ہوئے بلکہ زیادہ اصحاب پنجاب بھی کانفرنس کی طرف ہو گئے ہوئے تھے۔ مہمانوں کی خاطر و مدارات اور قیام و طعام کا انتظام سرکار رامپور کی طرف سے تھا۔ قیام کے لئے خسرو باغ موزوں تھا

سجایا گیا تھا اور طعام کے لئے انواع و اقسام کے کھانے نہایت فراخدلی کی ولیمی تھی جس کے سب سے بڑی رین۔ منتظمین تمام مہمانوں کے رخصت ہونے تک موجود رہتے تھے۔

۲۳-۲۴-۲۵ اپریل کو سات پر رونق اجلاس ہوئے جن میں اجلاس اول اور مجریات کی محفل میں اعلیٰحضرت حضور پر نور ہز ہائینس فرمانروائے ریاست رامپور رونق افروز بزم تھے۔ باقی اجلاسوں میں جناب مسٹر محمد فرشاہ خان صاحب بہادر پریزیڈنٹ لاجوڈیشل سکرٹری سرکار رامپور نے عہدہ صدارت کو رونق بخشی۔ آخری روز اعلیٰحضرت نے خاص طور پر اجلاس میں ارکان کو دعوت شاہانہ سے سرفراز فرمایا۔ صدارت کو حضور نواب ولیعہد صاحب بہادر نے اپنے دست مبارک سے تقسیم اسناد و تمغات مرحمت فرمائیں۔ فن طب کی بہبودی اور اطبا و دوا سازوں کی بھلائی کے لئے تجاویز پر غور کر کے پاس کیا گیا۔ بالخصوص پنجاب طبی کانفرنس کی محنتی کارگزاری اور جدوجہد کا نہایت حوصلہ افزا طریقہ میں ذکر ہوا۔ چنانچہ سالانہ رپورٹ میں سکرٹری صاحب نے پنجاب طبی کانفرنس کے کارہائے نمایاں کی بہت تعریف کی اور مسیح الملک حکیم اجمل خان صاحب نے فرمایا کہ میری تمام تر ہمدردی پنجاب طبی کانفرنس سے ہے کیونکہ اس کے اراکین کام کرنے والے مستعد ہیں اور انہوں نے قابل تعریف کام کیا ہے۔ اور میں اس پر شاد ہوں کہ پنجاب طبی کانفرنس کا کام دیکھتے ہوئے دل چاہتا ہے کہ مرکز وہاں تبدیل کر دیا جائے چنانچہ تجویز مستقل اور طبیہ کالج کے متعلق میں مفصل ذیل رزولیوشن پاس ہوا۔ یہ اجلاس پنجاب طبی کانفرنس کی غیر معمولی سرگرمیوں اور کارگزاریوں کو نظر استحسان سے دیکھتا ہے اور اس کی قیمتی خدمات کو مرکز کے لئے باعث تقویت قرار دیتا ہے۔ اور ہر دوسرے صوبجات کو ایسی سرگرمیوں کی طرف متوجہ کرتا ہے۔

خلاصۂ خبر ہوتی

قاضی عبدالرشید کا اپیل پریوی کونسل میں

دہلی ۲۰ جون۔ قاضی عبدالرشید کے وکیل مسٹر آصف علی کل شام دہلی سے بمبئی روانہ ہو گئے۔ جہاں سے وہ پریوی کونسل میں ملزم کی اپیل کے متعلق عازم لندن ہوں گے۔ روانگی سے پہلے آپ نے چیف کمشنر دہلی سے ملاقات کی اور معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے چیف کمشنر سے درخواست کی ہے کہ پریوی کونسل کے فیصلہ تک ملزم کو پھانسی کی سزا نہ دی جائے۔

سہارنپور میں مولوی محمد یعقوب صاحب کی تقریر

محمد کاظم صاحب سکرٹری ڈسٹرکٹ لیگ سہارنپور ۴ جون کو بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مولوی محمد یعقوب صاحب ڈپٹی پریزیڈنٹ اسمبلی نے تجاویز انتخابات مشترکہ مجوزہ دہلی کے متعلق پر اثر تقریر فرمائی۔ جلسہ کا اہتمام منجانب ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کیا گیا تھا۔ مولوی صاحب نے سر سید علیہ الرحمۃ کے اس اصول کی تشریح فرمائی جو مدوح نے مسلمانوں کو الگ تھلگ رکھنے کے لئے اختیار فرمایا تھا۔ سر سید مرحوم و مغفور کا منشا یہ تھا کہ وہ مسلمانوں کو علیحدہ رکھ کر مناسب تعلیم و تربیت دیں تاکہ آئندہ چل کر وہ اپنے اہل وطن کے شریک حال ہو کر زمانہ حکومت خود اختیاری کا بار اٹھا سکیں۔ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ اس سلسلہ میں کچھ ابتدا ضرور ہونی چاہیے۔ مقرر نے مولوی صاحب بیان فرمایا کہ آئندہ زمانہ میں مشترکہ انتخابات کے باعث مسلمانوں کو نشستیں حاصل ہو جاتی تھیں۔ آپ نے مخلوط نیابت پر مفصل اور مدلل تجاویز پر گفتگو فرمائی۔ آخر میں آپ نے لوگوں سے التجا کی کہ وہ متفق ہو کر مشترکہ انتخاب کی صورت میں ہر دو اقوام کے نمائندے منتخب کریں۔ اس کے بعد رئیس عبدالرحمٰن صاحب نے تقریر کی اور اپنے جذبات کی شکایت کی جو ایک مقامی بورڈ میں نظر آئی۔

[illegible]

ہندوستان کیون مشہور ہے

ہندوستان کی قدیمی تحقیقات دنیا بھر مین یکتا ہیں اور اسی تحقیقات کے ذریعہ تمام ممالک ترقی کر رہے ہین ہندوستان کی علمی تحقیقات اور جڑی بوٹیون کی تلاش علمی اور اصلی ہیں ان تحقق اور لاثانی جڑی بوٹیون کے لب لباب سے مرکب ہے

آتنک نگرہ گولیان

تیار کی گئی ہین. یہ گولیان اپنی تاثیر مین لاثانی ہین اور اسی وجہ سے دنیا کے گوشہ گوشہ مین مشہور ہو چکی ہین قبض بدہضمی خون کی خرابی اور بواسیر احتلام اور نامردی کی شکایات کو بیخ در جہ کی طاقت دیتی ہین نیز اعضائے جسمانی کو نہایت فائدہ پہونچاتی ہین۔

قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ پانچ ڈبیہ چار روپیہ طلاء ڈاکخرچ علاوہ ایک

بالکل بے ضرر خارجی علاج

طلاء واجی کرن

ایسے بد نصیب شخاص جو اپنی جوانی کو اپنے ہاتھون سے بگاڑ کر کف افسوس مل رہے ہون یا بالکل نامرد ہو گئے ہون اور بہت اشتہاری طلاؤن پر روپیہ خرچ کیے بھی فائدہ نہ اٹھا سکے ہون انکو چاہیے کہ اس طلاء کو استعمال کر کے صرف تین ہفتے کے اندر دائمی صحت حاصل کر لین قیمت بھی کم ہے۔ فی شیشی نصف تولہ صرف پانچ روپیہ صرف۔ (نوٹ) طلاء واجی کرن کے خریدار کو ایک روپیہ کی زائد ماہ حال کی شہرہ آفاق دوائی آتنک نگرہ گولیون کی ایک ڈبیہ بطور کمیشن مفت دیجائیگی۔

ملنے کا پتہ

وید شاستری مالک آتنک نگرہ فارمیسی جامع مسجد کا پھاٹک دہلی

رامپور کے ایجنٹ { منشی صابر حسن خان قادری اسسٹنٹ ایڈیٹر اخبار دبدبۂ سکندری

کتب خانہ فاروقی ریاست رامپور کی نایاب تصنیفین

تواریخ آئینہ تصوف

حضرات اولیائے کرام جملہ سلاسل طریقت چودہ خانوادون کے تاریخی حالات کو حضرت جناب مخدوم شاہ محمد حسن صاحب صابری چشتی قادری نقشبندی رامپوری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی عمر بھر کی تحقیق سے اس کتاب مین جمع کیا ہے اور دنیا کا کوئی سلسلہ طریقت اس سے علحدہ نہین گیا. ایسی جامع کتاب دوسری موجود نہین ہندوستان کی بڑی بڑی ناموریون نے اسکو قدر و عظمت سے دیکھا آپ بھی اسکو منگائیے اور لطف اٹھائیے پانچ سو سفید کاغذ پر اور ۵۰۰ صفحات پر شائع ہوتی ہے قیمت مع محصولڈاک مبلغ چھ روپیہ چار آنہ

قرابادین کوکبی و مجربات شوکتی

اس کتاب کو نواب یار محمد خان بہادر مین بھوپال نے تالیف کیا ہے اسمین نہایت بیش بہا یونانی و دیسی مجربات درج ہین جو حضرات اپنی تندرستی و صحت کو عزیز رکھتے ہین انکو لازم ہے کہ یہ کتاب ضرور اپنے پاس رکھین ۱۲۰۰ صفحے کا کتاب نہایت عمدہ چھپی ہے قیمت مع محصولڈاک للعہ

منتخوان شوکت

حضرت بسترالطوری نذر پاکیزہ بکانے کی ترکیبین اس مین انکو بتلیگی. ہزارون جلدین بک گئی ہین اور ہمارے مطبع مین چار بار طبع ہو چکی ہے قیمت عہ

تحفۂ رضوی

دنیا سے ادب مین بہت کم ایسے حضرات ہونگے جو جناب غفران مآب نواب سید محمد یوسف علیخان بہادر ناظم خلد آشیان مکان سابق فرمانروائے ریاست رامپور و مرشدزادہ کی شیرین زبانی اور سحر بیانی سے ناواقف ہون. تحفۂ رضوی انکے کلام بلاغت نظام کا انتخاب ہے جس کا تعلق صرف مناقب اہلبیت کرام خصوصا سید الشہداء امام المشتاق سید امام حسین شہید کربلا علیہ التحیۃ والسلام کی ذات قدسی صفات سے ہے اور جسکو خاکسار فضل حسن صابری مالک و ایڈیٹر اخبار دبدبۂ سکندری ریاست رامپور نے فرزند دلبند آفاق علیخان نواب سید رضا علیخان صاحب بہادر والی ریاست رامپور کے ملاحظہ کے لئے خاص اہتمام سے ترتیب دیکر نفیس طبع کرایا ہے بلکہ نہین اب آپ تحفۂ رضوی کو منگائیے صرف آٹھ آنہ اس جز کی قیمت ہے ہر جلد منگائیے بہت تھوڑی جلدین باقی رہ گئی ہین

ملنے کا پتہ منیجر اخبار دبدبۂ سکندری ریاست رامپور یوپی

مطبع حسنی ریاست رامپور مین حسب الارشاد جناب مولوی محمد حسن خانصاحب مرحوم باہتمام محمد فضل حسن خان صابری فاروقی اڈیٹر و منیجر دبدبۂ سکندری اسٹر چھپا اور امیر احسن خان و صابر حسن خان نے مشتہر کیا